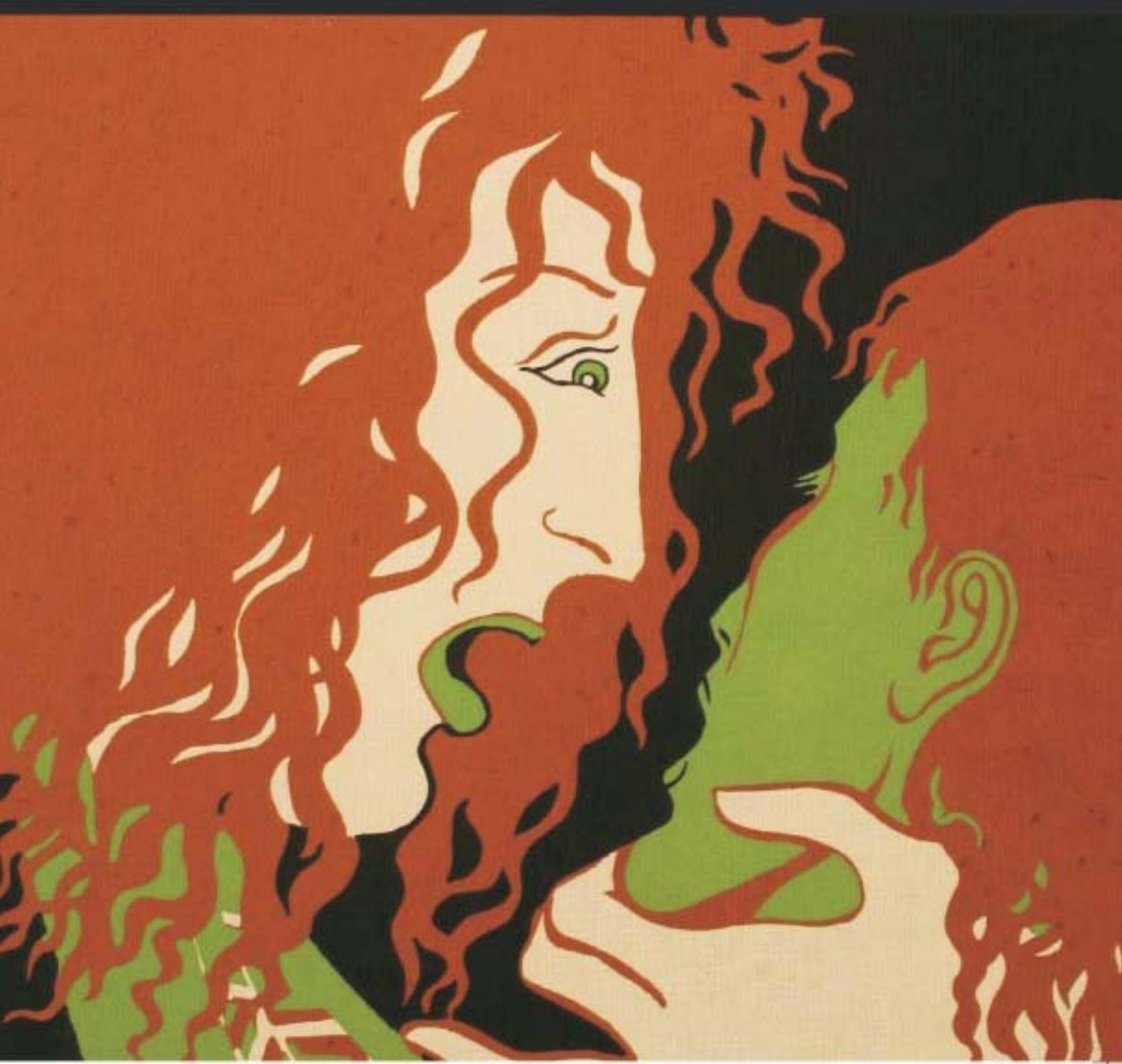


دیہی کنیٹی کٹ میں

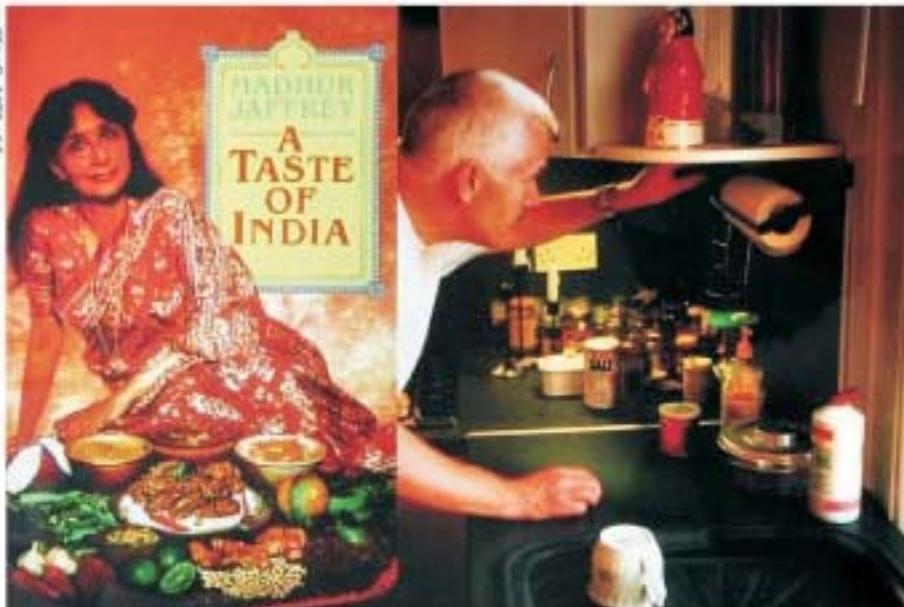
# معاصر ہندوستانی آرٹ:



کیترین مائیں

کنیتیکٹ یونیورسٹی میں ہندوستانی مطالعہ جات کے ایک نئے پروگرام کے افتتاح کے موقع پر "قریبیں" نمائش

مطبوعاتی انتشاریں  
میڈیا ایجنسی



سنبل، گپتا بلا عنوان تریس پاس سیریز میں ۲ انک جویٹ پرنسٹ ۱۹۹۳



**گذشتہ** چند برسوں کے دوران کئی کتب یونیورسٹی میں دیکھ میزیم آف آرٹ نے میکار کھے کے لئے ہندوستانی فنکاروں اور ہندوستانی روایات والے فنکاروں کی تخلیقات حاصل کی ہیں اور ان مغربی آرٹسوں کی تخلیقات بھی جو ہندوستانی آرٹ اور پھر سے متاثر ہیں۔ ۲۰۰۶ کے پت جبڑ میں "ہندوستان: قریبیں دوکی" کے ذریعہ ان ایک نمائش میں ان تمام فن پاروں کو پیش کیا گیا تھا۔ ان میں سے کچھ کو ۲۰۰۳ میں ہن کی اس نمائش میں پہلی بار دکھایا جاچکا تھا جس کا عنوان تھا۔ "مالا: جوئی ایشیائی آرٹ میں تحریک اور جمہوریت"۔ ہمارے آرٹ اور عوایی آرٹ کے ۲۰۰۰ سے زیادہ تر میں اس نمائش میں رکھے گئے تھے۔ آرٹ اور آرٹ ہماری فلپارٹسٹ کی مہماں کیوریٹر کے طور پر ان دونوں نمائشوں کا اہتمام کرنے میرے لئے ایک اعزاز تھا۔ ان نمائشوں سے مزید فن پاروں کو وصول کرنے کی تحریک ہوئی چنانچہ ان کی تعداد بیچھے جا رہی ہے۔

نمائش "قریبیں" کے ساتھ یہ کئی کتب یونیورسٹی میں ہندوستانی مطالعہ جات کے ایک پروگرام کا بھی انتظام ہوا جس کے تحت کچھوں کے سلسلے میں ہندوستان اور اس کے کے اسکاروں اور آرٹسوں کو اس دلیل کی پس میں دعوی کیا گیا۔ ہندوستانی مطالعہ جات "ایندی" کا ایک یا اتصاب شروع کیا گیا ہے جس میں کئی طرح کے مضمین کوشال کیا گیا ہے اور کئی تصاویر کی تحریک کی گئی ہے

وجہ کار

بلا عنوان ۱۶  
لنڈیا پورن فولیو میں  
نیوز پرنسٹ پر پرنسٹ

اندرا پرامیت رائے

بوروپالنامہ  
آفسٹ لینہو گرلسن ۲۰۰۳  
گینی انسٹی ڈیوٹ آف لائس انجلیس  
میں مستعار

# سُپریم کورٹ 345

S | B  
ओड़ा

DBP  
II32



दरी रखें

II32

KEEP DISTANCE

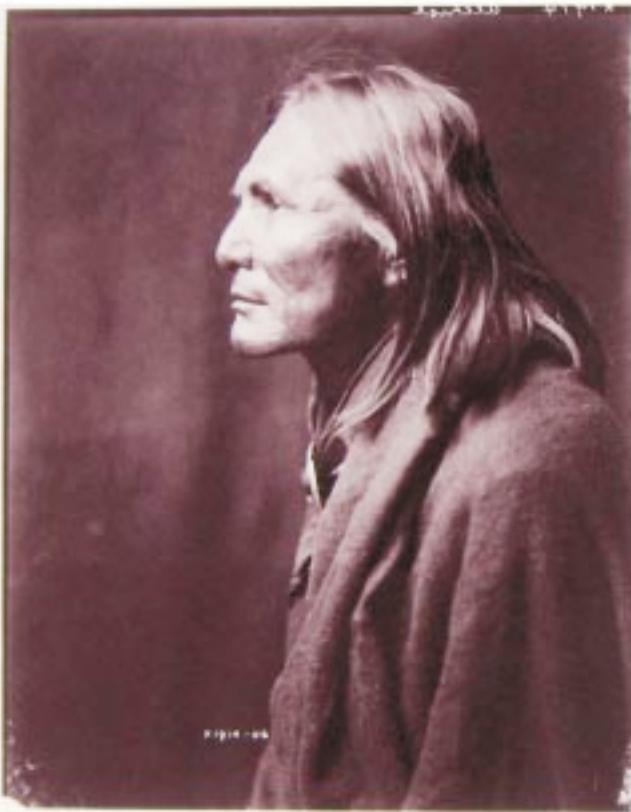
انویم سود۔ ریڈروडلو، لکڑی پر کام ۲۰۰۱

کام کرتی ہیں۔ یہ اگرچہ ایک ہندوستانی شہر ہے لیکن ان کے آرٹ کے متعلق ہے۔ گوا کے رہنے والے کامیلی سمجھتے ہیں کہ ان کی تخلیقات ان شورشوں اور انتصارات کے اکابر کا مناسب و ملید ہیں جو انسانی آرٹ کی روشنی میں اسے پہ آسانی دینا میں کمی بھی شہری علاقے کا حصہ سمجھا جاسکتا ہے۔ ان کی ٹکھیں عموماً نجی و دھکائی جاتی ہیں اس تخلیقات کا خاص ہیں۔ ”ڈالاگ تھری“ جسی ٹکھیں سے ان حرکتوں اور لفظوں کا اکابر ہوتا ہے جو گبرے روابط میں اور جس سے ان کا پہنہ اور پہنچنے میں انسانی روایوں کے مقابل پہلوؤں سے آپ سے اور گروہوں کے لوگوں سے بھی۔ ہندوستان میں احاطہ کرتے ہیں۔ لوگوں کے بدلتے ہوئے چہروں، ان کے معجمت کے حالیہ تجزیہ رفتار فروغ کی وجہ سے غریب اور امیر کے موڑ، رویے اور حرکتوں کو دھکلا کر وہ اس دورگی اور انتصارات درمیان ٹھیک روز و سچ تر ہوتی چارتی ہے۔ سوداہی مستقل سکھش کو خاہر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ وہ دہلی کا نئے آف آرٹ میں پرنٹ سازی کی ریاست کو ڈھیندی ہیں۔

کامیلی پار کیے اگرچہ عرصہ دراز مکملی میں رسی ہیں لیکن کے سربراہ ہیں اور وہ ۱۹۹۹ میں ٹلبر اسٹ فلاؤپ کے تحت مادھوی پار کیے اگرچہ عرصہ دراز مکملی میں رسی ہیں لیکن اپنی تخلیقات کے معاملے میں انہیں جو تحریک ملی اور جو اڑات کا فرماء ہوئے وہ ان کے اس پہنچ کا نتیجہ ہیں جو ایک دبکی پرنٹ ساز اور سٹرائونیم سوداہی ذائقی اور سیاسی موضوعات کو برتری ہیں۔ ان کا ایک پرنٹ ”عشقی دریچے“ ان انسانی حالات کے مظاہر میں سے ایک ہے جو ابھائی ذائقی ہیں لیکن اٹھیں سیاسی سوداہل ہیں۔ وہ مختلف اور متعدد فنکاریوں اور اسٹائل کے ذریعہ مختلف عالمی اور مقامی مسائل کو اجاگر کرتے ہیں اور اشاریت کے بھی حال ہیں۔ انہیں ان لوگوں سے لگاؤ ہے جو جسمانی طور پر اور بطور استعارہ بھی سماج کے حاشیے پر، شہر کی کہانیوں سے محض بھی ہوتی ہیں جن کا تعلق ان کی ذائقی زندگی، ان کے دوستوں، پڑیوں یا سطر سے ہو۔ ان کی زیادہ تر تخلیقات میں ایسے رنگی نقوش ہیں جو لوگ آرٹ کی یادداشت ہیں جس میں طرز، حاشیے اور عقیدتی ٹھکھیں اور ٹکھیں شامل

ہیں جس میں سے ایک میرا تیار کردہ بھی ہے جو معاصر ہندوستانی آرٹ کے متعلق ہے۔ ”قریبیں“ کی اس نمائش کی تفرض وعایت یہ کہ میکنا تھا کان معاصر آرٹشوں کے لئے جن کی تاریخ اور علاقے مختلف ہیں، ہندوستان جنگیں اور تھیٹیں کا ایک دلیل رہا ہے اور وہ آرٹ جو چڑھا کی اور جذبہ باقی حدود کے متعلق سوالات اٹھاتے ہیں ان کی دلچسپی کے مرکز تھا۔ اس نمائش سے دنیا بھر کے بھترے آرٹشوں کے لئے اس طرح کے موقع اور ٹھانفوں اور سرحدوں کے میں جول کے نتیجے میں تجسس اور قابل قدر فتنی تخلیقات کی تکشیقی ہوتی رہی ہے۔

ہندوستان میں رہنے اور کام کرنے والے جن آرٹشوں کی لیکن میزوریم کے ٹکھن میں فنا بھدگی ہوتی ہے ان میں جنمان کامیلی، مادھوی پار کیے، اندر اپامت رائے اور الوہم علاقے میں گزار جہاں ان کے والد ایک مقامی اسکول میں پڑھل تھے۔ ان کی ٹکھیں یہیں کہ واڑکلر پینٹنگ جس کا عنوان ہے ”معج کی روشنی“ خیالی اور اخترائی ہوا کرتی ہیں لیکن ان ساتھی طرف پر اور بطور استعارہ بھی سماج کے حاشیے پر، شہر کی ساتھی طرفی شرقی و مغرب میں آرٹ کے بے شمار تاریخی و مسائل سے استفادہ کرتے ہیں۔



Photograph by E.S. Curtis



Photograph by E.S. Curtis

## انوپالا کناتو میتھیو۔ این اٹھیں فروم الٹیا ریڈ۔ ذیجیٹل پرنسٹ

ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے اپنی تقلیقات میں سگ تراشی کا تھروں کو جزوی تھا جس میں ہندوستانی مردوں اور عوام کی اضافہ کیا ہے۔ اس طرح ان کی پر اسرار تصویری زبان میں کچھ آرٹشوں کو متوازی تاریخ اور طاپ کے مفید لذات ملنے کے روایتی کرواروں اور روحیوں پر اعتراض کیا گیا ہے۔ روڈ ہیں تو دوسرے بھرتوں کو ثناافت کے تکلیف وہ تصادموں کا آئیلیٹھ کالج میں پیش فونکرانی کی ایسوی ایسٹ پروفیسروں ہیں اور میوزیم کی "مالہ" نمائش کے لئے کیوڑی جسیں۔

سینا خاں میتھی کی ہر سماں بیوی ہیں، کریمین اسکولوں میں ان کی تعلیم ہوتی امریکہ میں پینٹنگ کے لکھر ہیں۔ ان سے اکثر پوچھا جاتا ہے کہ دراصل ان کا تعلق کہاں سے ہے۔ انکی ہوئی اور اب ماڈن پیٹر نیو جرسی میں قیام پذیر ہیں۔ اس سے ہے۔ ان کے پرنس کے مجسم بہنوں "ہندوستان کا ہندوستانی" میں وہ ۱۹۰۵ء کے مقامی امریکیوں کے اڑات کی حالت ہیں۔ وہ عیسائی، مسلم، یہودی اور ہندو ریاستی سے تعلق رکھنے والی علاقوں کے ساتھ میں اپنی پینٹنگ کی فوٹوگراف پیش کرتی ہیں جس سے روایتی ٹالوں کو دراصل فوٹوگراف پیش کرنے کی کوشش تھی پر یہ شعور و خصیصت کی ہوتا ہے اور انہیں زبردستی ختم کرنے کی کوشش تھیں۔

وہ ان چلکیوں کو ایسے لباس، ڈسنک اور ساحل میں اپنی تصویریں ہے اسی ساتھ ہوئیں کہ جوان تاریخی چلکیوں کے مثال چانگی اور پرکھ کے لئے وہ ہندو دی کے ساتھ طوفانی اور تسلی کی رائیں اختیار کرتی ہیں۔ میں چلکھن میں ایک بڑی پڑا ایک پلکے رگوں والی ان کی پینٹنگ کا عنوان ہے "ہمگر" جو کہ ایک

روایتی عربانی کہانی کی ان کی ذاتی تحریک ہے۔ میگر ایک مصری عنوان "بیم" ہے جو ان کے مجسم "بالی و داؤ کا خاک" سے ماخوذ ہے۔ دراصل قلم پر میں اور گیلان سے فرار احتیار کرتی ہے اور گیلان میں مرجانے کے لئے تیار ہے۔ وہ پانی سے گھری ہوئی ہے جس سے اس کی روحاں چلکیوں سے طریقہ اور حرایہ ہیں۔

اور ایک ایک ہندوستانی کو بھی کا موقع ملا۔ خصوصاً سکال گری کو جس کے وہ ہمیشہ داح رہے ہیں۔ رائے ٹلبر ایک اسکال کے طور پر ۲۰۰۳ء میں امریکہ گئے تھے۔ کیش رفاقتی امریکی زندگی میں خواہی سے ہندو زاد آرٹشوں کو کئی طریقوں اور ذریعوں سے امریکی اور ہندوستانی شناختوں



مادھوی پاریکھ، مارندگ لاث، کاغذ پر واپر کلر، ۲۰۰۱



هنومان کامبلی، ڈانیلاگ، ایکریلک آہ پپر، ۲۰۰۱

میں مشرق و مغرب، اوپرچے پیچے سب طے جلے ہیں۔ ان کی تخلیقات میں معاصر معاشرے کی اجھنوں کو خصوصاً ہندوستان اور امریکہ کے شہری علاقوں میں نمایاں کیا گیا ہے جو مقدس اور سکولر، قدیم اور معاصر سب ایک دنبرے کے قرب تردد موجود ہوتے ہیں۔

آن ہزار پرہیز کے رہنے والے پاری کمار نے مشرق و مغرب کے وسائل کو اور ایشیائی اور لاس اینجلس، کلمونٹو ٹیکسی کی، جہاں وہ رہتے ہیں، الائچی آپادیوں کے غوال نمی کلپر کو آئیز کیا ہے۔ انہوں نے نئے یارک کے پارسخ اسکول آف ڈائکن اور لاس اینجلس میں فرینگ حاصل کی۔ کمار ان لوگوں کو مایوس کرتے ہیں جو ان کی یک رفتی تخلیقات میں حریت حلاش کرتا چاہتے ہیں۔ کمار کے نزدیک علامات ایسی تحرک ہوتی ہیں کہ جوں جوں سرحدوں کے اندر گزر مگن ہوتا جاتا ہے ان میں کی طرح کے استخارے ہن جانے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ کمار کی چھکوں میں نہیں، سماقی اور شفافی اہمیت رکھتے وہی چھکوں کی بھر مار ہوتی ہے جن سے کئی مطابق نکالے جاسکتے ہیں۔ کمار کچھے ہیں کہ اکثر وہ جس چیز کو ذاتی الہام کے طور پر شروع کرتے ہیں وہ بالآخر سماقی اور سیاسی تہراہ ہن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر یعنی گلکھن میں ان کی پونچنگ 'گلک' کو ان کے خادمان میں ہورتوں کی اوقات کو کچھے کے بعدی سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ بھگ ہورتوں کا ایک ہی حال ہے۔

کیفیتی کٹ یونیورسٹی میں ولیم ہن میوزیم آف آرٹ میں مختلف ثانیوں سے تعلق رکھنے والے مختلف اصناف کے آرٹ کو جگد دی گئی ہے۔ چنانچہ ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش افراز میوزیم نے آرٹ کے ان نئے فن پاروں کو جگد دی ہے جن میں معاصر ہندوستان کو پیش کیا گیا ہو۔ بھی خوشی ہے کہ بھی اپنی حقیقت اور ہندوستان سے محبت میں اپنے طبلہ، شرکائے کار اور متناہی لوگوں کو ہشیک کرنے کا موقع ملا۔ میں ولیم ہن میوزیم آف آرٹ کے ڈائریکٹروں کا، سابق ڈائریکٹر سلوٹ اسکالور اور موجودہ ڈائریکٹر اسٹیشن کرن کا اس کاؤنٹ میں ان کی مسلسل حمایت اور دلچسپی کے لئے مذکور ہوں۔

کیھر بن ماڑس ایک ہیئت ہیں اور کیفیتی کٹ یونیورسٹی، اسٹورس، میں آرٹ کی پروفیسر ہیں۔ وہ فلم رائٹ فلاؤپ کے تحت ۲۰۰۲ء میں ہندوستان آئی گئیں۔ حال تی میں انہوں نے اپنی تخلیقات کی ایک نمائش ایم ایم یونیورسٹی بڑودہ میں اور فندا کاؤنٹ اور پیٹنے، گواہیں کی تھیں۔

مرے سے باہر ہی رہتے ہیں۔ کمار آرٹ ساز ہیں، پرہیز سازی کے ہدایت کار ہیں اور سن ٹھن گرفکش ستر کے بیان اگزار ادا کیں میں سے ایک ہیں۔

سوکنیا جن ایک ماہر رقص اور آرٹ ہیں، اور آئیل پینڈی، بولگن، نیوارک کے آرٹ و پیچے کمار کے زیر دست "اطیا" میں اپنے ڈراما لار شوہر کے ساتھ رہتی ہیں۔ ان کے قحط

ہندوستانی خوشی کی ہندوی مسجد کے انہدام کو دکھایا گیا ہے۔ اخباری تراشوں اور سرسری طور پر ہنائی ہوئی انسانی چھوٹوں کے ذریعہ کمار اپنی جائے پیدائش میں ایسی مسلسل تخلیقات کے ووجہ پر ہر عموی دونوں طرح کے گھرے سے استفادہ کرتی ہیں جن میں گلزار آرٹ، بالی دوڈا اور ہالی دوڈا کے ٹلمیں بھریں ہی شامل ہندوستان آتے رہتے ہیں جن تک برس سے زیادہ

آرٹ یا مرقوں میں مختلف وسائل استعمال کے جاتے ہیں جن سے مفری اور ہندوستانی دونوں کی تجسس کے اشارے ملتے ہیں۔

وہ جدید اور عمومی دونوں طرح کے گھرے سے استفادہ کرتی ہیں جن میں گلزار آرٹ، بالی دوڈا اور ہالی دوڈا کے ٹلمیں بھریں ہی شامل ہیں۔ ان کی تصویریں کے کث آرٹ اور اٹچ سٹ ہیسے مناظر

